

لائبریری بیت الحکمتہ (ہمدرد یونیورسٹی)

ایک نوٹ

نعیم صدیقی

ہمدرد کراچی کی طرف سے "بیت الحکمتہ" (ہمدرد یونیورسٹی کی لائبریری) پر ایک معلوماتی دستاویز موصول ہوئی۔ اور حکیم محمد سعید صاحب نے جب اول اول اس منصوبے کا انکشاف کیا تھا تو اس وقت دل میں سچی مسرت کی ایک کلی پھوٹی تھی۔ آج اس دستاویز اور اس میں مندرجات کو پڑھ کر وہ نسیم بہجت کے جھونکوں سے رنگ و نگہت بھیرتا ہوا ایک بھول بن گئی ہے۔

حکیم صاحب کی خدمات تنہا دائرہ طب میں ایسی اور اتنی تھیں کہ ان کو ایک ناقابل فراموش بڑا آدمی بنانے کے لیے کافی تھیں، مگر انہوں نے اپنے شہبازِ عمر کے بازو اس طرح فضا میں پھیلا کر پروانہ کی کہ ان کی بال جنبانی سے سدا آئی کہ

صحراست کہ دریاست، تیر بال و پر ماست

وہ ادب کے میدان میں نمودار ہوئے، انہوں نے تاریخ کے ادراک کی سیر کرائی، وہ اپنے ذوقِ سفر کے اڑن کھڑ لے کر اپنے فارمین کو ملکوں ملکوں اڑاتے پھرے اور ان کو معلومات اور لطائف اور نکاتِ حکمت سے نوازتے گئے، انہوں نے بچوں کے لیے

لے یہ تحریر ہمیں بیت الحکمتہ (ہمدرد یونیورسٹی لائبریری) کے افتتاح کے موقع پر دعوت نامہ شرکت سے قبل موصول ہوئی۔ پیر ۱۱ دسمبر کو تقریب کا افتتاح عالی مرتبت صدر پاکستان جناب غلام اسحاقی خاں صاحب نے فرمایا۔

نوناہال میں لفظوں کی خوبصورت تسلیاں اڑائیں، انہوں نے بین الاقوامی سیمیناروں میں شریک ہو کر اور بار بار علمی سیمینار یہاں منعقد کر کے سائنسی اور انسانی علوم کی وادیوں میں جولانیاں دکھائیں، انہوں نے کراچی میں درس قرآن کا سلسلہ حسن و خوبی سے چلایا، انہوں نے پاکستان کے اہم شہروں میں ایسی ایسی ”شام ہمدرد“ منعقد کیں جنہوں نے اس ظلمت زدہ دیار میں صبح درخشاں کی کرنوں کی جھلک ہٹ کے مناظر دکھا دیئے۔ کبھی وہ رسالہ پیامی میں جلوہ گر ہیں، کبھی اخبار الطب میں سوریہ کبھی نوناہال میں بچے بچے کو نہال کر رہے ہیں، اور کبھی آوازہ اخلاق کی لہر اٹھا رہے ہیں۔

میں نہ کسی کی قصیدہ گوئی کا مریض رہا ہوں اور نہ مجھے بے جا مبالغہ کے کیتروں کی کھلبلا اپنے دماغ میں محسوس ہوتی ہے، لہذا میں کہنا چاہتا ہوں اور کہنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ حکیم صاحب اپنے تمام جلوے سمیٹ کر بیت الحکمت کی جس دگداز بھین میں سامنے آئے ہیں، اُسے دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ شخص واحد نے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں اور وسیع رابطوں کے بل پر وہ کام کر دکھایا ہے (اگرچہ ابھی مرحلہ ابتدا ہے، جسے آج تک کوئی حکومت و وزارت نہ کر سکی اور جسے بڑے بڑے دانشور اور معاشرے کے مصلح اور رہنما کبھی سوچ بھی نہ سکے۔

ہم پاکستانی مسلمانوں کی بد اعمالیوں اور دولت پرستی اور جاہ طلبی اور حرام خوری کا وبال اس شکل میں ظاہر ہوا ہے کہ یہاں بڑے بڑے تعلیمی ادارے یا انسان ساز مراکز ہمارے نہیں ہیں۔ بلکہ ہم کو ہمارے ہاتھوں سے چھین لینے کے لیے شاطران زمانہ نے نہایت چکرش شکل میں مہیا کر رکھے ہیں۔ دنیا کی بڑی قوتوں کی ایک ہمہ گیر سازش یہ ہے کہ قوم محمد سے اس کے عقائد، اس کے اخلاقی اصول و اقدار اور اس کے تہذیبی شعائر اور اس کے قوانینِ خیر و شر کو چھین کر ایک ایسی گداگروں کی بھیر میں بدل دیا جائے جو دربار اپنے ایمان و ضمیر کی قاشیں بیچ کر روپے، ڈالر اور پاؤنڈ کی بھیک مانگنے کے لیے اپنے کا سے پھیلاتی پھرے۔ اس کے جوان ہر فتنہ دوراں اور ہر فساد اخلاق کے رخصتوں کو کھینچنے کے لیے گدھے اور خچر بن سکیں اور بے چون و

چابک بھی کھا سکیں۔

اس ہمہ گیر سازش کے خلاف عالم اسلام جو آکا دکا کام کر سکا ہے، ان میں منصوبے کے مطابق ہمدرد یونیورسٹی اور اس کے بیت الحکمتہ کا وجود مجھے بڑا سرمایہ اُمید محسوس ہوتا ہے۔

بیت الحکمتہ دہمدرد یونیورسٹی، پاکستان میں وہ پہلا ادارہ سر اٹھا رہا ہے جو ہماری نئی نسلوں کو دشمن قوتوں کے لیے سواری کا کام دینے سے انکار کرے۔ یہ پہلا ادارہ ہوگا جہاں سے مادہ پرستانہ طاغوتی تہذیب کے انسانیت کش مظاہرے کے خلاف علمی بغاوت کا آغاز ہوگا۔

یہ سب کچھ جب میرے ذہن میں ہل چل مچاتا ہے تو اس وقت میں کہتا ہوں کہ حکیم محمد سعید صاحب ہمارے معاشرے کے ایک عظیم انسان ہیں جن کے قد و قامت کو نہ کوئی وزیر اعظم پہنچ سکے گا، نہ کوئی سرمایہ دار و جاگیردار۔

اگرچہ ہمارے سامنے صرف ہمدرد یونیورسٹی کی لاٹیری کا نہایت ہی جامع، بے مثال اور اُمید افزا مراسلہ ہے جو پیش کیا جا رہا ہے، مگر میں یہ بات یہاں ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ مجموعی طور پر محمد بن قاسم کے مقام و رد پر جو عظیم ادارہ، سکول، کالج، لاٹیری، ہال، کھیل کے لیے اسٹیڈیم وغیرہ — ایستادہ ہو رہا ہے اس کا مقصد اصلی یہ ہے کہ ہمارے خستہ حال اور زوال پذیر اور باہم آویز معاشرے کو موجودہ دلدل سے نکالنے کے لیے ایسے انسان تیار کئے جائیں جو ایمان، علم اور اخلاق سے آراستہ ہوں اور جرأت و عزیمت سے اپنے آپ کو قال وصال کی زبان سے مسلم کہہ سکیں۔ ورنہ جو درس گاہیں محض معلومات طالب علموں کی جھولی میں ڈال کر اُن کو رخصت کر دیں یا زیادہ کم کریں تو اغیار کے خلاف اسلام اور خلاف انسانیت نظریات کی مالا مالی اُن کے گلے میں لٹال کر ذہنی غلامی کے تاج ان کے سروں پر رکھ دیں، ان پر تو ان تمام مفسد کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے جو ہمارے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کا یہ نیا عظیم ادارہ نظریہ اسلامی والے

پاکستان کے لیے اعلیٰ درجے کے انسان تیار کر کے نہیں دیتا تو میسر پختروں اور اینٹوں کے یہ انبار سیمینٹ اور سرے کے یہ ڈھیر جو عظیم الشان عمارتوں میں ڈھل رہے ہیں، اُن سے کیا حاصل کیا یہاں ہمیشہ پڑھے لکھے جاہل اور تقلید کیش اور دولت کے پیچھے بھاگنے والے انسان ہی پیدا کئے جاتے رہیں گے۔

آوازہ اخلاق رائے حکیم محمد سعید صاحب، اور سیرت پاک سے محبت کرنے والے حکیم محمد سعید صاحب یقیناً وہ نئے انسان پیدا کرنے چاہیں گے، جو اپنے ایمان، اپنے علم اور اپنے اخلاق کے زور سے اس معاشرے کے فتنوں کا زور توڑیں گے۔ اور پھر ساری دُنیلے انسانیت کے لیے خدمتِ انسانیت (HUMANISM) کا نہیں، بلکہ (HUMANISM) کا لائحہ عمل لے کے اُٹھیں۔

اس اعلیٰ اور پاکیزہ نام میں صرف ایک ہی مشکل ہے۔ با اصول اور با مقصد انسان پیدا کرنے والے ایک بڑے ادارے کے لیے آپ اعلیٰ درجے کے کارکنوں (TEACHERS) کی ٹیم کہاں سے اور کیسے حاصل کریں؟ حکیم صاحب اس چناؤ میں ایک تو کڑا معیار مقرر کرنا ہوگا۔ دوسرا اس کام میں سفارش کا راستہ بند کرنا ہوگا۔ اور اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کسی استاد یا محقق یا لاٹری بیٹ کو مقرر کرتے ہوئے آپ کو صرف یہی جانچ نہیں کرنی ہوگی کہ اس کی تعلیمی اور تجرباتی کو ایفیکشن کیا ہے، بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ پچھلے دورِ کار میں اس کا کردار کیا رہا ہے۔ اسلام کے متعلق اس کا نقطہ نظر اور اس کی خدمات کیا ہیں؟ پاکستان کے بارے میں اس کا رویہ کیا رہا ہے؟ ایمان و اخلاق کے لحاظ سے آیا وہ راستی اور دیانت کے ساتھ ادائے فرم کرنے اور حقیقی محنت کرنے کے قابل ہے۔ ان آخری باتوں کی زیادہ زیادہ تحقیق اور چھان بین اپنے دوستوں، رجالِ خاص اور متعلقہ اداروں (بلکہ ہو سکے تو کسی شخص کے خاندان کے دوستوں کو گوں کے بارے میں بھی ٹوہ لگائی جائے کہ کون کیا ہے یا کیا کرتا رہا) سے پوچھا جائے۔

ان گزارشات کے ساتھ بہ صدمت، بلکہ ہدیہ تبریک حکیم صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اس تحریر کو شائع کیا جا رہا ہے جو بیٹ الحکمت (لاٹری بیٹ، ہمدردیورسٹی) کے متعلق ہمیں موصول ہوئی ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ جس طرح محمد بن قاسم کی آمد سے کفر زاد ہند کے لیے بابِ اسلام کھلا تھا، اسی طرح بابِ اسلام کے مقام پر قائم ہونے والے ادارے سے وہی نور اور وہی روشنی آج پھر پھیلے آمین!